50774-ایک نصرانی سے مباحثہ کرنے والا دریافت کرتا ہے کہ کیا اللہ کی روح ہے ؟

سوال

ایک عیسائی سے میری بحث چل رہی ہے، وہ عیسائی مجھے کہتا ہے کہ : اللہ تعالی کی روح ہے.

لھذا میرا سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالی کی روح ہے ؟ (انسان اور فرشتوں اور باقی ساری مخلوق کی طرح کی روح) اور کیا روح کوئی پیدا شدہ مخلوق ہے کہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اللہ
تعالی کو ایسی صفت سے موصوف کرے جو ثابت نہیں، بلکہ ہر ایک کے لیے ضروری اور واجب
ہے کہ وہ اللہ تعالی کو انہیں صفات سے متصف کرے جن صفات سے اللہ تعالی نے خود اپنے
آپ کو متصف کیا ہے یا پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے متصف کیا ہے اس لیے کہ
اللہ تعالی کے بارہ میں اللہ تعالی سے زیادہ کوئی بھی علم نہیں رکھتا، اور کوئی
مخلوق اپنے خالق کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم نہیں رکھتی.

فرمان باری تعالی ہے :

**.{کہہ دیجئے کہ کیا تم زیادہ جانتے ہو
یا اللہ تعالی}**.البقرۃ (140)

اور ایک مقام پر فرمایا :

**.{اور جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس
کے پیچھے مت پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی
جانے والی ہے}**.الاسراء (36).

اور روح اللہ تعالی کی صفات میں سے
نہیں بلکہ اللہ تعالی کی مخلوقات میں سے پیدا کردہ ایک مخلوق ہے، اور بعض نصوص میں
اس کی اضافت صرف ملکیت اور شرف کے اعتبار سے ہے، لھذا اللہ تبارک وتعالی روح کا
خالق اور مالک ہے جب چاہے اس کو روح قبض کرلیتا ہے اور جب چاہے اسے چھوڑ دیتا ہے.

لھذا روح کے بارہ میں قول ایسا ہی ہے
جیسا کہ (بیت اللہ) اور (ناقۃ اللہ) اور (عباد اللہ) اور (رسول اللہ) یعنی
اللہ کا گھر، اللہ کی اونٹنی، اللہ کے بندے، اور اللہ کا رسول ہے لھذا یہ سب اللہ
تعالی کی مخلوقات ہیں اور شرف وکرم کے اعتبار سے ان کی اضافت اللہ تعالی کی جانب
کی گئی ہے.

اور جن نصوص میں روح کی اضافت اللہ
تعالی کی جانب کی گئی ہے ان میں یہ فرمان باری تعالی بھی شامل ہے :

.{پھر اسے برابر کیا اور اس میں اپنی
روح پھونکی}.السجدۃ (9).

یہ آدم علیہ السلام کے بارہ میں ہے.

اور آدم علیہ السلام کے بارہ میں ہی
اللہ تعالی نے ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح ارشاد فرمایا :

.{لھذا جب میں اسے برابر کرلوں اور اس
میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا}.الحجر (29).

اور ایک مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان
ہے :

.{اور اس (مریم) نے ان لوگوں سے
پردہ کرلیا پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبریل علیہ السلام) کو بھیجا تو وہ اس
کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا، وہ کہنے لگی میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی
ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ تعالی سے ڈرنے والا ہے، اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ
تعالی کا بھیجا ہو قاصد ہوں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں}.مریم (17–19).

تو اس آیت میں روح سے مراد اللہ
تعالی کا بندہ اور رسول جبریل ہے جسے اللہ تعالی نے مریم کی طرف قاصد بنا کر بھیجا،
اور اللہ تعالی نے اس کی اضافت اپنی طرف یہ کہہ کر فرمائی (روحنا) ہماری روح تو
یہاں تکریم اور شرف کی اضافت ہے، جو کہ ایک مخلوق کی اپنے خالق اللہ سبحانہ وتعالی
کی جانب ہے.

اور حدیث شفاعت کو بہت طویل ہے میں
بھی ذکر ہے کہ :

"تو لوگ موسی علیہ علیہ السلام کے پاس
آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں لیکن تم عیسی علیہ
السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالی کی روح اور اس کا کلمہ ہیں" صحیح بخاري
حدیث نمبر (7510) صحیح مسلم حدیث نمبر (193).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں :

"صرف اللہ تعالی کی جانب اضافت سے
ہی یہ لازم نہیں آتا کہ مضاف اللہ تعالی کی صفت ہو، بلکہ بعض اوقات بعینہ بعض
مخلوقات یا اس کی کوئی صفت اللہ تعالی کی جانب مضاف ہوتی ہے جو بالاتفاق اللہ تعالی
کی صفت نہیں ہوتی، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(بیت اللہ) اللہ تعالی کا گھر (
ناقۃ اللہ) اللہ تعالی کی اونٹنی (عباد اللہ) اللہ تعالی کے بندے، بلکہ روح اللہ
بھی مسلمان سلف صالحین اور آئمہ کرام کے ہاں اسی طرح ہے.

لیکن جب وہ چیز جو اللہ تعالی کی صفت
ہو اور کسی دوسرے کی صفت نہ ہو اس کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کی جائے مثلا : کلام
اللہ، علم اللہ، ید اللہ، (اللہ تعالی کی کلام، اللہ تعالی کا علم، اللہ تعالی کا
ہاتھ) وغیرہ تو یہ اس کی صفت ہوگی. انتہی" دیکھیں : الجواب الصحیح (414/4).

اور وہ قاعدہ جسے شیخ الاسلام نے کئی
مواضع میں ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اللہ تعالی کی طرف اضافت کی دو قسمیں
ہیں :

1- ذاتی طور قائم بعینہ اشیاء، یہ
اضافت شرف و تکریم کی اضافت ہے،، جس طرح، بیت اللہ، ناقۃ اللہ، اور اسی طرح روح بھی
، کیونکہ یہ اللہ تعالی کی صفت نہیں، بلکہ یہ ایک عین اور قائم بالذات چیز ہے.

اوراسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھی براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ کی طویل حدیث جس میں انسان کی وفات
اوراس کی روح نکلنے کا ذکر ہے فرمایا کہ :

"تووہ روح اس طرح بہہ نکلتی ہے جس
طرح مشکیزے کے منہ سے قطرہ بہتا ہے، تواس روح کو(ملک الموت) پکڑلیتا ہے اور جب
وہ اسے پکڑتا ہے تو(فرشتے) اسے اپنے ہاتھوں میں پلک جھپکنے تک بھی نہیں رکھتے
بلکہ اسے اس حنوط اور کفن میں لپیٹ لیتے ہیں، اوراس سے دنیا میں پائی جانے والی سب
سے بہتر کستوری کی خوشبو مہکتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تووہ اسے
لے کراوپر چڑھتے ہیں.

حدیث کی مختلف روایتیں دیکھیں : احکام
الجنائزللالبانی (198).

اورایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظراس
کاپیچھا کرتی ہے" صحیح مسلم حدیث نمبر (920).

یعنی جب روح نکلتی ہے تو نظراس کا
پیچھا کرتی اوراسے دیکھتی ہے کہ وہ کہاں جاتی ہے، تو یہ سب کچھ اس کی دلیل ہے کہ
روح ایک عین اور قائم بالذات چیز ہے.

2– ایسی صفات جوقائم بالنفس نہیں ہوتیں،
بلکہ ان کے لیے کوئی موصوف ہونا ضروری ہے جس کے ساتھ مل کے قائم ہوں، مثلا : علم،
ارادہ، قدرت، لھذا جب یہ کہا جائے کہ : علم اللہ، ارادۃ اللہ، (اللہ تعالی کا
علم، اوراللہ تعالی کا ارادہ) تو یہ صفت کی موصوف کی جانب اضافت ہوگی.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"مسئلہ نمبر(17) : وہ یہ ہے کہ
آیا روح قدیم ہے یا محدث یا مخلوق ؟

پھر کہتے ہیں : اس مسئلہ میں بہت سے
لوگ پھسل گئے اور بہت سے بنی آدم گمراہ ہوئے ، اور اللہ تعالی نے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرنے والوں کو حق مبین اور واضح صحیح راہ کی طرف ہدایت
نصیب فرمائی ، لھذا سب رسول صلی اللہ علیہم وسلم اس پر جمع اور متفق ہیں کہ یہ محدث
اور مخلوق ، بنائی گئی اور مربوب اور مدبر کردہ ہے ، یہ چیز انبیاء کے دینوں میں
اضطرارا اسی طرح معلوم ہے جس طرح یہ معلوم ہے کہ یہ سارا عالم اور جہان حادث ہے اور
بدنوں کا دوبارہ اٹھنا وقوع پذیر ہوگا ، اور یہ کہ اللہ تعالی اکیلا ہی خالق ہے اور
اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب اس کی مخلوق ہے "

پھر ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے حافظ
محمد نصر المروزی رحمہ اللہ سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ :

" مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں پایا
جاتا کہ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں جو روحیں پائی جاتی ہیں وہ سب اللہ
تعالی کی مخلوق ہیں ، اللہ تعالی نے اسے پیدا فرمایا اور اس کی تکوین فرمائی اور اسے
ایجاد کیا اور پھر اپنی جانب اس کی اضافت فرمائی جس طرح باقی سب مخلوق کو اپنی طرف
مضاف کیا .

فرمان باری تعالی ہے :

.{**اور اللہ تعالی نے آسمان وزمین میں
جو کچھ بھی ہے اپنی طرف سے تمہارے مطیع اور مسخر کردیا**}. الجاثیۃ (13). انتھی .
دیکھیں الروح (144).

اور ہوسکتا ہے کہ بعض لوگوں پر عیسی
علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان میں اشکال پیدا ہو :

فرمان باری تعالی ہے :

.{**مسیح عیسی بن مریم علیہ السلام تو
صرف اللہ تعالی کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں ، جسے مریم علیہا
السلام کی طرف ڈال دیا گیا تھا ، اور اس کے پاس کی روح ہیں**}. النساء (171).

جن پر اشکال پیدا ہوا تو انہوں نے
بھی اسی طرح گمان کیا اور سمجھا جس طرح عیسائیوں نے سمجھا اور گمان کیا کہ یہاں پر
(من) تبعیضیہ ہے یعنی بعض کے معنی میں ہے اور روح اللہ تعالی کا ایک جزء ہے،
حالانکہ حق بات تو یہ ہے کہ یہاں پر (من) ابتداء غایت کے لیے ہے، یعنی یہ روح اللہ
تعالی کی جانب سے ہے، اس کی ابتداء اور پیدائش اللہ کی جانب سے ہے اور وہ اس کا
خالق اور اس میں تصرف کرنے والا ہے.

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

آیت اور حدیث میں لفظ (وروح منہ)
بھی اسی قول کی طرح ہے :

**.{اور اللہ تعالی نے آسمان وزمین میں
جو کچھ بھی ہے اپنی طرف سے تمہارے مطیع اور مسخر کردیا}.**

یعنی اس کی مخلوق میں سے اور اس کی
جانب سے، اور (من) تبعیضیہ نہیں جس طرح کہ عیسائی کہتے ہیں اللہ تعالی ان پر لعنت
برسائے، بلکہ یہ من تو ابتداء غایت کے لیے ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ہے.

اور مجاھد رحمہ اللہ تعالی (وروح
منہ) کے متعلق کہتے ہیں : یعنی اس کی جانب سے رسول ہیں، اور ان کے علاوہ دوسروں کا
کہنا ہے کہ : اس کی جانب سے محبت ہے، لیکن پہلا معنی زیادہ اظہر ہے وہ یہ کہ وہ بھی
پیدا کردہ اور مخلوق روح میں سے ایک مخلوق ہے، اور روح کی اللہ تعالی کی طرف اضافت
شرف ومرتبہ کی بنیاد پر ہے، جس طرح اونٹنی اور گھر کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کی
گئی ہے :

ارشاد باری تعالی ہے :

.{یہ اللہ تعالی کی اونٹنی ہے}.

الاعراف (73).

اور فرمان باری تعالی ہے :

.{اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے
لیے پاک صاف کر}.الحج(26).

اور جس طرح صحیح حدیث میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تو میں اپنے رب کے پاس اس کے گھر
میں داخل ہوؤں گا"

یہاں اضافت تشریف ہے ، اور اسی طرح
سب ایک ہی قبیل سے ہیں.

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر(784/1).

اور علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں :

بیان کیا جاتا ہے کہ رشید کے پاس ایک
بہت ماہر عیسائی طبیب تھا اس نے علی بن حسین واقدی رحمہ اللہ تعالی سے ایک دن
مناظرہ کیا اور کہنے لگا :

تمہاری کتاب بھی اس بات پر دلالت
کرتی ہے کہ عیسی علیہ السلام اللہ تعالی کا جزء اور حصہ ہیں اور اس نے مندرجہ ذیل
آیت تلاوت کی :

.{مسیح عیسی بن مریم علیہ السلام تو
صرف اللہ تعالی کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں، جسے مریم علیہا
السلام کی طرف ڈال دیا گیا تھا، اور اس کے پاس کی روح ہیں}.النساء(171).

تو واقدی نے اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی :

.{اور اللہ تعالی نے آسمان وزمین میں
جو کچھ بھی ہے اپنی طرف سے تمہارے مطیع اور مسخر کر دیا}.الجاثیۃ(13).

اور اسے کہا : پھر تو یہ لازم آتا ہے
کہ سب اشیاء ہی اللہ تعالی کا جزء ہیں، اللہ تعالی پاک اور بلند وبالا ہے، لھذا
عیسائی مناظرہ سے باز آگیا اور اسلام قبول کرلیا, تو رشید بہت زیادہ خوش ہوا. "

اور ایک جگہ پر رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

عیسائیوں کے پاس اس گمان کی کوئی
دلیل اور حجت نہیں جو وہ کرتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام کی روح کی اضافت اللہ تعالی
کی جانب ہے اور یہ بہت بڑا شرف اور مرتبہ ہے، کیونکہ اس اضافت میں تو اور بھی بہت
سی مخلوقات شریک ہیں، لھذا انجیل لوقا میں ہے کہ :

"یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا : تمہارا
آسمانی باپ روح القدس کو دیتا ہے جس سے وہ مانگتے ہیں" .

اور انجیل متی میں ہے :

یوحنا معدانی جب اپنی ماں کے پیٹ میں
تھا تو وہ روح القدس سے بھرا ہوا تھا.

اور تورات میں ہے کہ :

اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو
فرمایا :

اپنی قوم میں سے ستر اشخاص چن لو تا
کہ میں اس روح سے جو تجھ پر انہیں بھی فیض یاب کروں.

اور تورات میں ہی یوسف علیہ السلام
کے بارہ میں ہے کہ :

کیا تم نے اس نوجوان جیسا کوئی دیکھا
ہے جس میں اللہ عزوجل نے روح ڈالی ہے.

اور اس میں یہ بھی ہے کہ :

بلاشبہ اللہ تعالی کی روح دانیال
میں حلول کرگئی ....

اس کے علاوہ بھی، انتھی. دیکھیں :
روح المعانی (25/6).

اور انجیل لوقا میں ہے کہ :

یاصبات روح القدس سے بھر گئیں. انجیل
لوقا (41/1).

اور یہ قول بھی ہے :

(اور یروشلم میں ایک متقی اور صالح
سمعان نامی شخص تھا جو اسرائیل کے چھٹکارے کا منتظر تھا، اور اس پر روح القدس تھا،
اور روح القدس کی طرف اللہ تعالی نے وحی کی کہ وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک مسیح
رب کو نہ دیکھ لے، تو روح کی طرف سے وحی کی بنا پر وہ ہیکل کی طرف آیا).

تو قول میں صریحا یہ ہے کہ روح فرشتہ
ہے اور وحی لاتا ہے، اور اسی میں یہ بھی صراحت ہے کہ عیسی السلام (مسیح الرب) وہ
اللہ تعالی کے بندے ہیں اور اللہ تعالی نے ہی انہیں مسیح بنایا.

واللہ اعلم.